شرم وحیا

کسے کہتے ہیں؟

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شَفاعت نِشان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ

یعنی بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، تو قِیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (اور کہتا ہے:) فُلاں بن فُلاں نے آپ پر یہ دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ، باب فی الصلاۃ علی النبی... الخ، ۲۵۱/۱۰، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔ ☆ عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "شرم و

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

حیا کسے کہتے ہیں؟ ”شرم وحیا ایک ایسی صفت ہے جس کے بغیر ایمان والے کی زندگی اَدھوری ہے۔ یہ ایمان کے تقاضوں میں سے ایک اہم تقاضا ہے۔ **شرم و حیا** اچھی صفات میں سے ایک اچھی صفت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی اہمیت کس طرح بیان ہوئی ہے، نیز ہمارے اسلاف کی شرم وحیا کیسی تھی، اس کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی مفید باتیں اس بارے میں آج ہم سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ سب سے پہلے یہ دو اہم باتیں ذہن نشین فرمالیجئے: (1) ”شرم“ اور ”حیا“ کے ایک ہی معنٰی ہیں۔ (2) ”شرم وحیا“ کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ یاد رہے! شرم وحیا اس وصف کو کہتے ہیں جو بندے کو ہر اس چیز سے روک دے جو اللہ پاک اور اس کی مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔[1] یعنی وہ صفت جو انسان کو اس کام یا چیز سے بچائے جسے اللہ پاک اور اس کی مخلوق ناپسند کرتی ہو اسے ”شرم وحیا“ کہتے ہیں۔

آیئے! اب ہم ایک حکایت سنتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ ہمارے بزرگانِ دِین اپنے ربِّ کریم سے کیسی شرم وحیا رکھنے والے تھے۔ اے کاش! ان کے صدقے ہمیں بھی اس نیک خصلت کی برکتیں حاصل ہوجائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجھے دو (2) جنّتیں مل گئیں

امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت پرہیزگار و عبادت گزار تھا، حتّٰی کہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر

---

1 ...باحیا نوجوان، ص ۷ ملخصاً

تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشا مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوب صورت عورت اسے اپنی طرف بُلاتی اور چھیڑتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جایا کرتا تھا۔ آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے ورغلانے اور اس عورت کی دعوت پر بُرائی کے اِرادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ پاک کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آگیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ (پ ۹، الاعراف: ۲۰۱)

ترجَمۂ کنز العرفان: بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ پاک کے یاد آتے ہی اس کے دل پر اللہ پاک کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گِر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اُسے اُٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے تمام واقعہ پوچھا، نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر کے جب اس آیتِ پاک کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ پاک کا شدید خوف غالب ہوا، اُس نے ایک زور دار چیخ ماری اور اس کا دم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل و کفن و دفن کا انتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ اُس کے باپ کے پاس تَعزِیَت کے لئے تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: آپ

نے ہمیں اِطّلاع کیوں نہیں دی؟(تاکہ ہم بھی جنازے میں شریک ہوجاتے)۔ اس نے عرض کی: اس کا انتقال رات میں ہوا تھا(اور آپ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے بتانا مناسب معلوم نہ ہوا)۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو، چنانچہ وہاں پہنچ کر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی:

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۷، الرحمن:۴۶)

ترجمۂ کنز العرفان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

تو قبر میں سے اس نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا: **اے مومنوں کے امیر! بیشک میرے ربِّ کریم نے مجھے دو جنتیں عطا فرمادیں۔**"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حکایت سے کئی باتیں سیکھنے کو ملیں مثلاً پہلی بات یہ کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کا یہ معمول ہوتا کہ وہ عبادت کے ضروری اَحکام جاننے کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت کی کثرت کرتے اور زِیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزارتے۔ ہمیں بھی اس عادت کو اپنانا چاہیے۔ افسوس! آج ہم بہت سارے فضول کاموں میں وقت برباد کر دیتے ہیں بلکہ بعض نادان تو گناہوں بھرے کاموں میں پڑ کر وقت اور آخرت برباد کرتے ہیں، مگر مسجد

1...ابن عساکر، ذکر من اسمه عمرو، عمرو بن جامع بن عمرو بن محمد... الخ، ۴۵/۴۵۰، ذمّ الھوی، الباب الثانی والثلاثون فی فضل من ذکر ربّه فترک ذنبه، ص ۱۹۱-۱۹۰

میں حاضری سے محروم رہتے ہیں۔☆ آج ایک تعداد ہے جو موبائل پر سوشل میڈیا استعمال کرتے ہوئے گھنٹوں گزار دیتی ہے، مگر انہیں مسجد میں آنے کا ٹائم نہیں ملتا اور سب سے تکلیف کی بات یہ ہے کہ جو عبادتوں کے نام پر مختلف کاموں میں مصروف ہوتے ہیں، مگر بسا اوقات ان عبادتوں کے لازمی حقوق کی معلومات نہیں ہوتیں اور نہ ہی یہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً قرآنِ کریم پڑھیں گے مگر تجوید (دُرُست مخارج) سے نہیں پڑھیں گے، نماز پڑھیں گے مگر نماز کے مسائل نہ سیکھیں گے۔

اے عاشقانِ رسول! قرآنِ پاک میں مسجدوں کو آباد کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ(۱۸) (پ۱۰، التوبہ:۱۸)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے۔

آیئے! مسجد سے محبت کرنے اور مسجد میں آنے جانے کے فضائل کے بارے میں دو فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. جب کوئی بندہ ذکر و نَماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے

ہیں۔[1]

2. جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عبادت گزار نوجوان کی جو ایمان افروز حکایت ہم نے سُنی، اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مرنے والے کی قبر پر جانا بالکل جائز ہے۔ ایک اور اہم بات یہ بھی پتہ چلتی ہے کہ اگر بندے میں شرم وحیا کا جذبہ بیدار رہے تو وہ ہر طرح کے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چنانچہ ہم نے سُنا کہ وہ نوجوان پہلے پہل شیطان کے بہکاوے میں آگیا لیکن جیسے ہی اسے قرآنِ پاک کی آیت یاد آئی اور اس کے ذہن میں آیا کہ یہ ایسا کام ہے جس سے میرا خالق و مالک ناراض ہوگا تو خوفِ خدا، شرم اور ندامت کے مارے وہ بے ہوش ہوگیا، کیونکہ شرم و حیا اسی چیز کا نام ہے کہ ہر وہ کام جو ربِّ کریم یا بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اُسے چھوڑ دیا جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شرم وحیا کی اہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ شرم و حیا ایک ایسا مضبوط قلعہ ہے، جو ذِلّت و رسوائی سے بچاتا ہے اور جب کوئی شرم و حیا

1...ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ۱/۴۳۸، حدیث:۸۰۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، ۲/۱۳۵، حدیث: ۲۰۳۱

کے اس دائرے سے تجاوز کرلے تو وہ بے شرمی اور بے حیائی کی گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔یوں تو انسان میں کئی اور عادتیں اور اوصاف بھی ہوتے ہیں لیکن شرم و حیا ایک ایسا وصف ہے کہ اگر لب و لہجے، عادات و اطوار اور حرکات و سکنات سے یہ پاکیزہ وصف نکل جائے تو دیگر کئی اچھے اوصاف اور عمدہ عادات (Good Habits) پر پانی پھر جاتا ہے۔ دیگر کئی نیک اوصاف شرم و حیا کے ختم ہو جانے کی وجہ سے اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں اور ایسا شخص لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔

یاد رکھئے! جانوروں میں بھی کئی اوصاف پائے جاتے ہیں جبکہ شرم و حیا ایک ایسا وصف ہے جو صرف انسانوں میں پایا جاتا ہے۔شرم و حیا کے ذریعے انسانوں اور جانوروں میں فرق ہوتا ہے۔ اگر کسی سے شرم و حیا جاتی رہے تو اس میں اور جانور میں کچھ خاص فرق نہیں رہ جاتا، یہی وجہ ہے کہ ہمارے دِینِ اسلام نے شرم و حیا اپنانے کی بہت ترغیب دلائی ہے۔ آیئے! شرم و حیا کی اہمیت سے مُتَعَلِّق 3 احادیثِ طیبہ سنتے ہیں:

شرم حیا کی اہمیت پر احادیثِ طیبہ

(1) بے شک حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں، تو جب ایک اُٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھا لیا جاتا ہے۔[1]

(2) بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔[2]

1…مستدرک،کتاب الایمان، باب اذازنی العبد خرج منه الایمان، ۱/۱۷۶، حدیث:۶۶

2…ابن ماجه،کتاب الزهد، باب الحیاء، ۴/۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

(3)بے حیائی جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو اسے زینت بخشتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اسلام میں شرم و حیا کی کتنی اہمیت ہے، چنانچہ پہلی حدیث میں فرمایا گیا کہ ایمان وحیا آپس میں ملے ہوئے ہیں، جب ایک بھی ختم ہوتا ہے تو دوسرا خود بخود(Automatic) ختم ہو جاتا ہے۔ آج اسلام کے دشمنوں کی یہی سازش ہے کہ مسلمانوں سے کسی طرح چادرِ حیا کھینچ لی جائے، جب حیا ہی نہ رہے گی تو ایمان خود ہی رُخصت ہو جائے گا۔

آج ہمارے مُعاشرے میں کیسی کیسی بے حیائیاں ہو رہی ہیں، آیئے! کچھ سنتے ہیں: فُحش یعنی بے حیائی والی گفتگو کرنا، گالیاں دینا، چُست یعنی بدن سے چپکا ہوا لباس پہننا اس طرح کہ اس سے بدن کے اعضاء جھلکیں، بڑوں کی تعظیم نہ کرنا، گانے باجے سننا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گناہ کرنا، حیا سوز ناول پڑھنا، نامحرموں کا شادیوں اور فنکشن(Function) کے نام پر ایک دوسرے کے یہاں آنا جانا، بِلا تکلف باتیں کرنا اور شرعی پردے کا لحاظ نہ کرنا وغیرہ۔

شرم وحیا اور زمانۂ جاہلیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم تاریخ(History) کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ زمانۂ جاہلیت یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا

1...ابن ماجہ، کتاب الزھد باب الحیاء، ۴/۴۶۱، حدیث: ۴۱۸۵

میں جلوہ گری سے پہلے کے زمانے (زمانۂ جاہلیت) میں عربوں میں بے حیائی اور بے شرمی عام تھی۔ مرد و عورت کا میل جول، عورتوں کے ناچ گانے سے لُطف اُٹھانا عام تھا۔ عرب کے بڑے بڑے شعراء عورتوں کی نازیبا حرکتوں اور اداؤں کا ذکر اپنی شاعری میں فخریہ کرتے تھے۔اسی طرح بعض لوگ باپ کے مرنے پر مَعَاذَاللہ باپ کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتے تھے۔ ان کے علاوہ بھی طرح طرح کی بے شرمی و بے حیائی کی رسمیں ان میں عام تھیں۔اَلْغَرَض! جاہلیت کے معاشرے کا شرم و حیا سے دُور دُور کا بھی تعلق نہیں تھا۔

شرم وحیا سے معمور ماحول

لیکن جب پیکرِ شرم و حیا، جنابِ احمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کو اپنی نورانی تعلیمات سے منور کرنے تشریف لائے تو آپ نے اپنی نگاہِ حیا دار سے ایسا ماحول بنایا کہ ہر طرف شرم و حیا کی روشنی پھیلنے لگی،وہ معاشرہ (Society) جسے حیا چُھو کے بھی نہیں گزری تھی،وہاں شرم وحیا کا سازگار ماحول پیدا ہونے لگا، جہاں شرم و حیا کرنا عار سمجھا جاتا تھا اسی ماحول میں جنابِ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ جیسے لوگ پیدا ہونے لگے کہ جن کے بارے میں خود حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَسْتَحِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ حضرت عثمان (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) سے آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 … مسلم،کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص ۱۰۰۴، حدیث: ۲۴۰۱

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی!

حضرت اُمِّ خَلّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کا بیٹا جنگ میں شہید ہوگیا۔ یہ اپنے بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے نکلیں، لیکن اس وقت بھی چہرے پر نقاب ڈالنا نہیں بُھولیں، چہرے پر نقاب ڈال کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں تو اس پر کسی نے حیرت سے کہا: آپ اس وقت بھی باپردہ ہیں؟ اس پر بی بی اُمِّ خَلّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا کہنے لگیں: **میں نے اپنا بیٹا ضرور کھویا ہے، مگر اپنی حیا نہیں کھوئی، وہ اب بھی باقی ہے۔**(1) یہ بھی اسی حیا پَرْوَر ماحول کا نتیجہ تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیکرِ شرم وحیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ماننے والوں میں شرم و حیا پر مبنی زبردست ماحول بنایا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ شرم وحیا کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے، وہ لوگ جو شرمیلے ہوں، فطرتی طور پر حیا ان میں زیادہ ہو اور وہ اس کا اظہار کریں تو انہیں طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، کوئی کہتا ہے: میاں! کیا لڑکیوں کی طرح شرمارہے ہو؟ کوئی کہتا ہے: ”یہ تو لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمِیلا ہے“ کسی کے منہ سے اس طرح کے الفاظ نکلتے ہیں: ”اس کی تو لڑکیوں والی عادتیں ہے“ جبکہ کوئی اس کے بارے میں یوں کہتا دکھائی دیتا

1 ۔۔۔ابوداود، کتاب الجہاد، باب فضل قتال ۔۔۔الخ، ۳/۹، حدیث: ۲۴۸۸ ملتقطا

ہے: ”ارے بھائی! مرد بن مرد! عورت مت بن“ جبکہ کسی کی زبان پر ایسے کلمات ہوتے ہیں کہ یہ تو لڑکی ہے۔

ایسوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ شرم وحیا ایک ایسی صفت ہے کہ جتنی زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی خیر یعنی بھلائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی لیے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حیا صرف خیر ہی لاتی ہے۔[1]

حضرت عمران بن حصین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کنواری، پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔[2] چونکہ آقا کریم، رسولِ رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود شرم وحیا کے پیکر تھے، اس لیے آپ نے اپنی مقدس تعلیمات سے پورے معاشرے کو حیادار اور باوقار بنا دیا اور وہاں رہنے والا ہر ایک شرم وحیا کا پیکر بننے لگا۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے گھر میں شرم وحیا کا ماحول بنانا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں خود اپنے اندر شرم وحیا پیدا کرنا ہوگی۔ ☆ اگر ہماری خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے بے پردگی سے بچیں تو پہلے ہمیں خود حیا کا پیکر بننا ہوگا۔ ☆ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے فلموں اور ڈراموں کے حیا سوز مناظر سے بچیں تو پہلے ہمیں خود فلموں ڈراموں کا بائیکاٹ کرنا ہوگا۔ ☆ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، ص۴۵، حدیث:۳۷

2 . . . معجم کبیر، ۱۸/ ۲۰۶، حدیث:۵۰۸

والے غیر محرم کے پردے کو یقینی بنائیں تو پہلے ہمیں خود اس کی پاسداری کرنی ہوگی۔ ☆اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایسا لباس نہ پہنا جائے جو شرم وحیا کے خلاف ہے تو پہلے ہمیں بھی ایسے لباس کو چھوڑنا ہوگا۔ ☆اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی بات نہ ہو جو شرم وحیا کے خلاف ہو تو پہلے ہمیں خود بھی فحش اور بے حیائی والی گفتگو سے بچنا ہوگا۔ ☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے نظریں جھکانے والے بنیں تو پہلے ہمیں نظریں جھکانے کی عادت بنانی پڑے گی۔ ☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے گانے سننے سے بچیں تو پہلے ہمیں گانوں باجوں سے اپنی نفرت ظاہر کرنی ہوگی۔ ☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے پارکوں، شاپنگ سینٹروں اور بازاروں میں بے پردہ نہ گھومیں تو ہمیں خود بھی شرم وحیا کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بِلاوجہ ایسے مقامات پر جانے سے بچنا ہوگا۔ ☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے بازاری گفتگو سے بچتے ہوئے اچھے انداز میں بات کریں تو پہلے ہمیں خود اس کا عملی پیکر بننا پڑے گا۔ ☆اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے مخلوق سے بھی شرم وحیا کریں اور خالقِ کائنات سے بھی شرم وحیا کریں تو پہلے ہمیں خود یہ وصف اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی اور حیاساز ماحول پیدا کرنا ہوگا۔

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تربیت کا بہت عمل دخل ہے۔ حیادار ماحول ملنے کی صورت میں حیا کو خوب نکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی

ختم کرکے بے شرم کر دیتی ہے اور بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ حیا ہی تو تھی جو بُرائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و بدنامی کی پروا نہیں ہوتی، ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ شرم وحیا کو بڑھانے کے لیے شرم و حیا سے ہم آہنگ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنے گھر میں ایسا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ جس کی برکت سے گھر کے سارے افراد اس کی برکتیں حاصل کرسکیں۔ حکمتِ عملی کے ساتھ گھر میں درسِ **فیضانِ سُنّت** کا اہتمام کریں اور وقتاً فوقتاً گھر والوں کو شرم وحیا پر ابھارنے والے واقعات سنائیں۔ **نیک اعمال** کے رسالے کے آخر میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے دیئے گئے **"گھر میں دینی ماحول بنانے کے 19 نکات"** بہترین راہ نما ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ ہمارا معاشرہ بُری طرح بے حیائی کی لپیٹ میں آچکا ہے، فحاشی و عُریانی کی تیز ہوائیں شَرم وحَیا کی چادَر کو تار تار کر رہی ہیں، دورِ جدید کی چکاچَوند نے غیرت کا جَنازہ نِکال دیا ہے، اس نام

نہاد ترقّی نے بے حیائی کو فیشن کا نام دے کر میڈیا کے ذریعے گھر گھر میں پہنچا دیا ہے، مغرب سے آنے والی اندھی تہذیب شرم وحیا کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر طرف بے حیائی کا چلن عام ہو رہا ہے۔

منگنی کے بعد لڑکے لڑکی کا میل جول

اس کا ایک بنیادی سبب علمِ دِین سے دُوری بھی ہے جو مزید بے راہ روی کو اُبھارتی ہے۔اسی علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی فراوانی کا نتیجہ ہے کہ منگنی (Engagement)ہو جانے کے بعد لڑکے اور لڑکی کیلئے ایک دوسرے کو دیکھنے،ایک دوسرے سے بات چیت کرنے، تحفے تحائف دینے اور میل جول رکھنے کے معاملے میں شَرعی رُکاوٹیں ختم کر دی جاتی ہیں حالانکہ منگنی کے بعد بھی جب تک نکاح نہیں ہو جاتا، لڑکا لڑکی ایک دوسرے کیلئے بالکل اسی طرح اجنبی اور نامَحرم ہیں جیسے منگنی سے پہلے تھے، لہٰذا نکاح ہونے کے بعد ہی اُن دونوں کیلئے ایک دوسرے سے بے حجابی و گفتگو وغیرہ جائز ہو گی،جب تک نکاح نہیں ہو جاتا یہ دونوں میاں بیوی نہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے والدین ان کیلئے سُسر و ساس ہیں۔ منگنی کے باوُجود اُنہیں آپس میں بھی پردہ کرنا ہو گا اور ایک دوسرے کے والدین سے بھی شَرعی پردے کا لحاظ رکھنا ہو گا۔ بدقسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں منگنی کی آڑ میں پردے سے متعلّق شَرعی احکامات کو پہلے سے بڑھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، ایک دوسرے کو نہ صرف آزادانہ دیکھتے ہیں بلکہ بات چیت، ہنسی مذاق اور ایک دوسرے کے ساتھ تنہا گھومنے پھرنے وغیرہ کے سلسلے زور و شور سے شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام

ہیں۔یاد رکھئے! منگنی ہو جانے کے باوجود بھی ابھی تک یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہی ہیں۔

یاد رکھئے! جو شخص اپنی **آنکھوں کو حرام** سے پُر کرتا ہے،اللہ پاک بروزِ قیامت اس کی آنکھ میں **جہنم کی آگ** بھر دے گا۔(مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب،ص۱۰)

جو **نامحرموں** کو دیکھے گا کل قیامت کے دن اس کی آنکھ میں جہنم کی سلائی پھیری جائے گی۔(بَحرُالدُّمُوع،ص۱۷۱)

جو **فلمیں ڈرامے** دیکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں،وہ گویا خود کو جہنم کی آگ پر پیش کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

جو **شریعت کے احکام** کی پروا نہیں کرتے کل قیامت کے دن بڑی **مصیبتوں** میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔

غیر مَحْرَم کے ساتھ تنہائی کی مُمانعت

رسولِ کریم،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:جو اللہ پاک اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ہر گز کسی ایسی غیر مَحْرَم عورت کے ساتھ خَلْوت (Privacy)اختیار نہ کرے جس کے ساتھ اُس کا مَحْرَم مرد نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…مسند امام احمد،مسند جابر بن عبد اللہ،۵/۱۰۱،حدیث:۱۴۶۵۷

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اندر حیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگوں کی شرم و حیا کے واقعات سُنیں اور خود میں عمل کا جذبہ بیدار کریں۔ ہمارے بزرگوں کی شرم و حیا کیسی تھی ؟ آیئے! اس کے کچھ واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

عثمانِ باحیا کی شرم وحیا

حضرت حسن رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ عَنْه کی شرم وحیا کی شدت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر آپ کسی کمرے میں ہوتے اور اس کا دروازہ بھی بند ہوتا، تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اُتارتے اور حیا کی وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک طرف حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ عَنْه ہیں جو تنہائی میں بھی شرم وحیا کا لحاظ رکھتے جبکہ دوسری طرف ہماری ایک تعداد ہے جو تنہائی تو کیا سب کے سامنے بھی شرم و حیا کے دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی دکھائی دیتی ہے، کبھی مختصر (Short) اور باریک لباس پہن کر، کبھی شادیوں میں مرد وخواتین کی مکس ناچ گانے کی محفلیں سجا کر اور کبھی نگاہوں کو حرام سے بھر کر شرم وحیا کا سرِعام جنازہ نکالتے دکھائی دیتی ہے۔ اللہ پاک! حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ عَنْه کے صدقے ہمیں بھی شرم وحیا کی دولت عطا فرمادے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی

1 ... مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۶۰، حدیث: ۵۴۳

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

اے عاشقانِ اولیا! اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے، ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور دل اس طرف مائل ہوا لیکن فوراً شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کی: ''اے میرے مالک! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی سلب کر لے'' چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہو گئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے ولی حضرت یونس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا یہ انداز، اتنی اعلیٰ سوچ یہ اِنہی کا حصہ تھا، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی آنکھوں کو ہر اس کام سے بچائیں جو شرم وحیا کے خلاف ہو۔ بالخصوص اِسْتِقْبالِیَہ (Reception) پر بیٹھی بے پردہ عورت بدنِگاہی کی دعوت دے رہی ہو یا کہیں راستے میں آتے جاتے دِکھائی دے تو اپنی نِگاہوں کی حفاظت کیجئے کہ ایسی عورت کو بُری نیت سے دیکھنا شیطان کا کام ہے، چنانچہ

---

1 ۔۔۔ عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵ ملخصا

حضرت عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے: حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: عورت، عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[1] جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں کچھ اس طرح منقول ہے: ”جو شخص شہوت (گندی لذّت) سے کسی اجنبیہ (نامحرم) کے حُسن وجمال کو دیکھے گا، قیامت کے دن اُس کی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنے بزرگوں کی شرم وحیا کے واقعات سُن رہے تھے، آیئے! ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت عمر بن عبد العزیز کی حیا

ایک بزرگ کا بیان ہے: حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ محتاط گفتگو فرماتے تھے، ایک بار آپ کی بغل میں پھوڑا نکل آیا، ہم اس کے متعلق آپ سے پوچھنے کے لئے آئے تاکہ دیکھیں کہ آپ کیا فرماتے ہیں، چنانچہ ہم نے پوچھا: کہاں نکلا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ہاتھ کے اندرونی حصے میں۔[3]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ حضرت عمر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس قدر شرم وحیا والے تھے کہ بغل کا تذکرہ کرنے سے بھی کترا

1…ترمذی، کتاب الرضاع، باب:۱۸، ۲/۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶

2…ہِدایہ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر والمس، ۴/۳۶۸

3…احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ السابعۃ الفحش۔۔۔الخ، ۳/۱۵۱

رہے ہیں، لیکن آج ایک تعداد ہے جو باتوں باتوں میں بے حیائی والے اور خراب جملے بڑی بے باکی سے کہتی چلی جاتی ہے انہیں اس ارشادِ رسول سے عبرت حاصل کرنی چاہیے، چنانچہ شرم وحیا کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ فَاحِشٍ اَنْ يَّدْخُلَهَا** ہر فُحش (یعنی بے حیائی والا) کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔(1)

حضرت ابراہیم بن مَیْسَرَہ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: منقول ہے: بے حیائی کی باتیں اور جان بوجھ کر فحش (یعنی بے حیائی پر مشتمل) کلام کرنے والے کو بروزِ قیامت کُتّے کی صورت یا اس کے پیٹ میں لایا جائے گا۔(2)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بے حیائی والی گفتگو سمیت دیگر بُرائیوں سے بچنے اور شرم وحیا سمیت کئی نیک خصلتیں پیدا کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔

"شعبہ اِزدِیادِ حُبّ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کو شرم وحیا کا پیکر بنانے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ لہٰذا آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ رہیے اور

---

1 ۔۔۔موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۲۰۴، حدیث: ۳۲۵

2۔۔۔احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الباب الثانی، الآفة السابعة۔۔۔الخ، ۱۵۱/۱

دیگر اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی دینی ماحول سے وابستہ کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے 80 شعبوں میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، انہیں میں سے ایک **"شعبہ اِزْدِیادِ حُبّ"** بھی ہے۔ **"نیک عمل نمبر 65"** کو باقاعدہ تنظیمی طور پر عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے وہ پُرانے اسلامی بھائی جو پہلے دینی ماحول میں تھے یا اجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے اُنہیں دینی ماحول میں فعال کرکے **"مسجد بھرو تحریک"** میں شامل کرنا، اُن سے پہلے سے وقت لے کر انفرادی طور پر دکان، گھر یا دفتر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں آنے، مَدَنی مذاکرے دیکھنے اور مشکلات میں اورادِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس شعبے کے مقاصد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"شعبہ اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نِیَّت کے آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! نِیَّت کے چند آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، ۱/۵، حدیث: ۱) (2) فرمایا: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نِیَّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲) ☆ ہر جائز کام میں ایک سے زیادہ اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔ (بہار

نیت، ص ۱۰)☆نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ ملتا ہے۔

☆نیک عمل میں اچھی نِیَّت کا مطلب یہ کہ دل عمل کی طرف متوجہ ہو اور وہ عمل رضائے الٰہی کے لئے کیا جارہا ہو۔(بہار نیت، ص ۱۰)

﴿اعلان﴾

نِیَّت کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لٰہذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے

اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[4]

﴾5﴿ قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

---

[1] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ... الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 18 فروری 2021ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

نِیَّت کے بقیہ آداب

☆ نِیَّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نِیَّت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا زیادہ بہتر ہے۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ نِیَّت سے عبادت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا یا عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (بہارِ نیت، ص۱۱) ☆ دل میں نِیَّت نہ ہو تو زبان سے نِیَّت کے الفاظ ادا کرلینے سے نِیَّت نہیں ہوگی۔ (بہارِ نیت، ص۱۰) ☆ نیتوں کی عادت بنانے کے لئے ان کی اَہَمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص۳) ☆ حضرت نُعَیم بن حماد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

---

[1] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

فرماتے تھے: ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے اچھی نِیَّت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔(تنبیہ المغترین، ص ۲۵) ☆امیرُ المؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: بندے کو اچھی نِیَّت پر وہ انعامات دیئے جاتے ہیں جو اچھے عمل پر بھی نہیں دیئے جاتے کیونکہ نِیَّت میں دکھلاوا نہیں ہوتا۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆فتنۂ شہوت سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "فتنۂ شہوت سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النِّسَاءِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(اعتلال القلوب للخرائطی، ص ۱۰۳، حدیث: ۲۰۰)

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں عورَتوں کے فتنے اور قَبْر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(فیضان دعا، ص ۲۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی

ترغیب دوں گا۔

(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ

جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8)کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16)"مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مَدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت

کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30)گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31)اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آناجانا، سوناجاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستِعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورَت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنیTemporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرو مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟

(56)ماں باپ کا اَدب و احترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یادُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یاپہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کرکے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کارِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یااِمامِ مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد